THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

مولانا عبدالعلیم صدیقی کی تصنیفی و دینی خدمات کا علمی جائزہ

URDU-AN ANALYSIS OF SHAH ABDUL ALEEM SIDDIQUI`S LITERARY AND RELIGIOU CONTRIBUTIONS

1- Muhammad Arif
Email: arifwasif351@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0009-7685-4401
M.Phil. scholar @ National College of Business Administration and Economics, Lahore

2- Abdul Ghaffar Madani
Email: abdulghaffar_sng@sbbusba.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5053-1844
Assistant Professor @ Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus.

To cite this article:
Arif, Muhammad, and Abdul Ghaffar Madani. "AN ANALYSIS OF SHAH ABDUL ALEEM SIDDIQUI`S LITERARY CONTRIBUTIONS." The Scholar Islamic Academic Research Journal 9, no. 2 (December 21, 2023).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar6

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 9, No. 2 ||July –December 2023 || P. 125- 139
DOI:	10.29370/siarj/issue17urduar6
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	https://siarj.com
Published online:	2023-12-21
Journal is Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index

BY NC SA
Open Access

مولاناعبدالعلیم صدیقی کی تصنیفی ودینی خدمات کاعلمی جائزہ

URDU-AN ANALYSIS OF SHAH ABDUL ALEEM SIDDIQUI`S LITERARY AND RELIGIOU CONTRIBUTIONS

Muhammad Arif, Abdul Ghaffar Madani

ABSTRACT:
Shah Abdul Aleem Siddiqui (1893-1954) was one of the most prominent scholars and prolific Islamic presenters of the Subcontinent. His proficiency in various disciplines of Islamic knowledge is matchless. He was at the same time a scholar, spiritualist, philosopher, writer, and preacher of Islam. He had made a great contribution in Islamic literature in Arabic, Urdu, and English languages. He traveled continuously for 40 years to all parts of the world to spread the Islamic knowledge and spiritual message of Islam. He established many organizations and institutions for Islamic education and spreading Islam in various countries of the world. He was recognized to be a great scholar, a Sufi and praiseworthy man by his contemporary renowned scholars of world. This article is intended to acknowledge the contributions of Shah Abdul Aleem Siddiqui, and article also contains a comprehensive view of Siddiqui`s name and lineage, birth, his teachers, students, his works, contributions, and remarkable position among the scholars of his age.

KEYWORDS: Shah Abdul Aleem Siddiqui, Contribution, Devotion, Islam, Poetry.

کلیدی الفاظ: شاہ عبدالعلیم صدیقی، خدمات، اسلام، شاعر، دینی

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے، اور اس دین فطرت کی دعوت و تبلیغ کا حکم قرآن کریم میں جابجا موجود ہے، انبیاء ومرسلین نے حکم الٰہی کی بجاآوری کو بحسن خوبی سرانجام دیا، ان کے بعد بحیثیت وارث انبیاء علماء ومشائخ نے بھی نہایت حکمت عملی اور کمال بصیرت سے دعوت دین کا فرئضہ ادا کرتے ہوئے پیغام اسلام عام کرتے رہے، ان کی

داعیانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کی کرنیں ہر طرف روشن نظر آتی ہیں۔ماضی قریب میں شاہ عبدالعلیم صدیقی نے دعوت و تبلیغ کی عالمی سطح پر جو بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں وہ قابل ستائش ہیں،انہوں نے جہاں چالیس سے زائد ممالک میں دعوت دین پیش کی،وہاں تحریری میدان میں بھی آپ صاحب طرز قلم کار کی حیثیت سے اپنا لوہا منوایا ہے، آپ کو مختلف علوم و فنون میں کامل دستگاہ حاصل تھی،آپ کی تحریر و تقریر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سمیت کثیر اسلاف کی کتب کے تحقیقی اقتباسات سمیت عربی، فارسی و اردو ادب سے مزین ہوتی تھیں، زبان کی سلاست و روانگی، فکر کی بلندی و ادبی چاشنی سے مرصع یہ تحقیقی کتب مختلف النوع موضوعات پر ان کی کامل مہارت و علمی تبحر کی گواہ ہیں،ان کی تحریری خدمات کا یہاں پر ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

مختصر احوال و آثار:

مولانا الشاہ محمد عبدالعلیم صدیقی کی ولادت باسعادت ۱۵ رمضان المبارک بروز ہفتہ ۱۳۱۰ ہجری، بمطابق 3 اپریل 1893ء کو میرٹھ،(یوپی،انڈیا) میں ایک علمی گھرانے میں ہوئی،ان کے والد گرامی مولانا الشاہ عبدالحکیم جوش میرٹھی،ایک صوفی باصفا، عالی رتبہ عالم دین اور ایک بہترین نعت گو شاعر تھے۔[1] مولانا عبدالعلیم صدیقی کا سلسلہ نسب چھتیسویں پشت میں سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے جاملتا ہے،اور سلسلہ حسب بتیسویں پشت میں حضرت ابو بکر صدیق تک جاملتا ہے جس کی وجہ آپ کا خاندان نجیب الطرفین کہلاتا ہے۔[2]

ابتدائی تعلیم و تربیت:

سفیر اسلام عبدالعلیم صدیقی کا تعلق علمی گھرانے سے تھا،اس لیے ابتدائی تعلیم و تربیت آپ نے گھر سے ہی حاصل کی، 4 سال 10 ماہ کی عمر میں قرآن ناظرہ کی تعلیم مکمل کی اور صرف سات سال کی عمر میں حِفظِ قرآن کی سعادت پائی،اس کے بعد آپ نے اردو، عربی اور فارسی کی تعلیم بھی اپنے والد گرامی کے پاس ہی حاصل کی۔ مزید تعلیم کے حصول کے لیے آپ جامعہ قومیہ میرٹھ میں داخل ہوئے،اور سولہ سال کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کی، ۱۹۱۳ میں جدید علوم کے لیے اٹاوا ہائی سکول سے میٹرک کیا،اور ڈویژنل کالج میرٹھ سے بی اے کا امتحان ممتاز نمبروں سے پاس کیا۔ آپ نے کالج میں جدید علوم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ وکالت کی تعلیم اور طب میں بھی مہارت حاصل

[1] Qadri, Abdul Hakeem Sharf, Tazkira e Akabir Ahelsunnat, Lahore: Maktaba Qadriya 1983, p 236
[2] Seefi, Muhamad Aslam, Hayat Ismail ma Kuliyat Ismail Meerthi, (Dehli: Diyal printing press, 1939), p 19

کی۔فرصت کے ایام میں امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان کی بارگاہ میں بریلی شریف حاضر ہو کر اکتسابِ علم و فیض کرتے رہے۔ میرٹھ کالج میں دوران تعلیم آپ کو آل برما ایجو کیشنل کانفرنس کا صدر چنا گیا۔اس عظیم کانفرنس میں آپ نے جو خطبہ صدارت دیا وہ برما اور سیلون میں بہت زیادہ پسند کیا گیا اور برما کے احباب سے دینی نشر واشاعت پر آپ کی جو گفتگو ہوئی وہ مستقبل کے تبلیغی مشن کے لیے بنیاد ثابت ہوئی۔[3]

سلسلہ خلافت اور مشائخ کرام:

مولانا عبدالعلیم صدیقی کو اپنے بردار محترم مولانا احمد مختار صدیقی سے شرف بیعت و خلافت اور مختلف سلاسل کی اجازت حاصل تھی۔ان کے علاوہ امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں کی خلافت واجازت سے بھی سرفراز ہوئے اور اس کے علاوہ دنیا کے جید علماء سے بھی آپ نے قرآن وحدیث، فقہ اور تصوف سمیت مختلف علوم کا اکتساب کیا۔ جن میں سے محدث کچھوچھوی پیر سید علی شاہ، مولانا عبدالباری فرنگی محلی، شیخ احمد الشمس مراکشی، مولانا شیخ احمد شریف سنوسی اور شیخ عبدالباقی مہاجر مدنی معروف اور قابل ذکر ہیں۔[4]

وفات:

مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی کا وصال پر ملال ۲۲ اور ۲۳ ذی الحجہ کی درمیانی شب ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء مدینہ طیبہ میں ہوا، امام احمد رضا خان کے معروف خلیفہ، قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی نے نماز جنازہ پڑھائی۔اور آپ کو اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے قدمین شریفین میں بقیع پاک میں سپردِ خاک کیا گیا، نمازِ جنازہ میں عالم اسلام کے اُن تمام مسلمانوں نے شرکت کی جو حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے تھے۔[5]

تحریک پاکستان وسیاسی تحاریک میں حصہ:

تحریک پاکستان میں علماء ومشائخ کے کردار کو کسی طور پر فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے، ممتاز تاریخدان خواجہ رضی حیدر لکھتے ہیں: قیام پاکستان کی تاریخ کا اگر بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی

---

[3] Qadri, Abdul Hakeem Sharf, Tazkira e Akabir Ahelsunnat, (Lahore: Maktaba Qadriya 1983), p 236

[4] Khalil Ahmed Rana, Mubligh e Islam Allama Shah Abdul Aleem Siddiqui Qadri, (Karachi: World Islamic mission, 1994), p 10

[5] Naeemi, Muhammad Athar, Chand Yadain, chand Batain, Azeem Mubligh, Khawateen e Islam, Pakistan, September 2003, p 143, 144

ہے کہ برصغیر کی تحریکِ آزادی میں مسلم لیگ کو اس وقت تک مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کی حیثیت سے مقبولیت حاصل نہیں ہوئی جب تک کہ علما و مشائخ نے قائدِاعظم محمد علی جناح کی سیاست اور مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت پر مہرِ تصدیق ثبت نہ کی۔ برصغیر کے مسلمانوں کو یہ احساس دلانا کہ وہ ایک علیحدہ قومیت کے حامل ہیں اور اس بنیاد پر ان کا ایک علیحدہ وطن ہونا چاہیے، یہ علمائے اہلِ سنت کا ہی کارنامہ تھا۔[6]

مختلف علماء و مشائخ کی طرح مبلغ اسلام نے بھی ہندوستان میں مختلف قومی تحریکوں میں مسلمانوں کی طرف سے اہم کردار ادا کیا، بقول خواجہ رضی حیدر ''مبلغِ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کا شمار بھی تحریکِ پاکستان کے صفِ اوّل کے رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ نے ابتداء ہی سے نہ صرف مسلم لیگ کی حمایت کی بلکہ قائدِاعظم محمد علی جناح کو قومی اور ملی امور میں صائب مشورہ بھی دیا۔'' ۱۹۲۶ء میں قائدِاعظم کی انگلستان سے واپسی اور ہندوستان کی سیاست میں از سرِ نو عملی شرکت کے بعد جن علما کو اُن سے خصوصی قربت حاصل رہی ان میں مولانا عبدالعلیم صدیقی بھی شامل تھے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں ''قراردادِ مقاصد کی منظوری سے قبل جسے بعد میں قرارداد پاکستان'' کہا گیا۔ مولانا عبدالعلیم نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ مسلم لیگ اور مسٹر جناح سے سیاسیات کا کام لیں کیونکہ فی زمانہ علمائے کرام یورپین سیاسیات اور ہندوستان کے غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کی ڈپلومیٹک دسیسہ کاریوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔[7] مزید کہا کہ موجودہ زمانے میں ہندوستان کے اندر آئینی جنگ ہو رہی ہے، اس جنگ میں وہی مسلمان کامیاب ہو سکتا ہے جو انگریزوں اور کانگریسیوں دونوں کے ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف ہو۔[8]

مولانا عبدالعلیم صدیقی ۱۹۴۵ء کے معرکۃ الاراء انتخابات کے وقت مسلم لیگ کی انتخابی کامیابی کے لیے بھرپور جدوجہد کی تھی، اکتوبر ۱۹۴۵ء میں آپ نے حج کا قصد کیا تو اس موقعے پر بھی آپ نے مسلمانانِ ہند کے نام ایک مؤثر پیغام دیا جو کہ اس وقت کے معروف اخبار دبدبہ سکندری میں شائع ہوا تھا، اس میں آپ نے تاکید کی کہ: تمام برادرانِ ملت کو علی العموم وقتِ سفر حجازِ مقدس میں یہ آخری وصیت دیتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں کہ جس طرح ممکن ہو، انتخابات جدید میں تمام اختلافاتِ باہمی کو مٹا کر آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت میں ہمہ تن سرگرم ہو جائیں اور ابنائے وطن کے دامِ تزویر میں آکر اپنے شیرازے کو ہرگز منتشر نہ ہونے دیں اور یہ ثابت کر دکھائیں کہ مسلمان متحد و متفق ہیں تاکہ جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، ان کی آزاد حکومت ہو جس میں نفاذِ آئین واحیائے تہذیب و

---

[6] Khawaja, Razi Haider, Shah Abdul Aleem aur un ki siyasi jidojahd Mujjala Minara e Noor, Karachi: Halqa e Qadriya Aleemiya 1980, p 26
[7] Ibid, p.27
[8]Khilafat (Newspaper), Mumbai: 24 February 1940

معاشرتِ دین کی پوری قوت ان کو ہی حاصل ہو۔اس کو خواہ پاکستان کا نام دیا جائے یا حکومتِ الٰہیہ کے لقب سے ملقب کیا جائے۔[9]

تحریک پاکستان کے لیے مبلغ اسلام کی انتھک کاوشوں اور بھرپور خدمات کے بارے میں عبدالحکیم شرف قادری رقم طراز ہیں: صرف پاک وہند نہیں بلکہ دیگر ممالک میں بھی تحریک پاکستان کے لیے فضا ہموار کی۔ مصر اور انگلینڈ میں کانگریسی ایجنٹوں سے مناظرے کیے، مسلم لیگ کی طرف سے باقاعدہ طور پر علماء کی ایک جماعت کے قائد کی حیثیت سے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ جاکر دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمانوں کے سامنے پاکستان کی اہمیت کو واضح کیا۔ مفتیِ اعظم فلسطین سید امین الحسینی، حسن البناء، قائدِ اخوان المسلمین، سید عبد اللہ شاہ (اردن) اور دیگر عرب لیڈروں کو تحریکِ پاکستان سے پوری طرح روشناس کرایا۔[10]

برصغیر کی چند نامور ہستیاں جنہیں مردم شناسی میں یکتائے روزگار تسلیم کیا گیا ان میں محمد علی جناح کا نام سر فہرست ہے، مولانا عبدالعلیم صدیقی کی سحر انگیز شخصیت اور پر اثر انداز تکلم، اور تحریک پاکستان کے لیے جدوجہد نے قائدِ اعظم کو متاثر کیا تھا اور متعدد بار قائدِ اعظم نے آپ کو بیرونی ممالک کے دورے پر بطورِ خاص روانہ کیا حتیٰ کہ قیام پاکستان کے بعد قائدِ اعظم محمد علی جناح نے مصر جیسے اہم ملک میں پاکستان سفیر بنا کر بھیجنا چاہا تو آپ نے اپنی تبلیغ و دعوت کی مصروفیات کی بنا پر معذرت کر لی۔[11] آپ کی سیاسی و دینی خدمات پر اہل علم نے مختلف مقالہ جات تحریر کئے ہیں، نیز آپ کی صاحبزادی محترمہ ڈاکٹر فریدہ احمد صدیقی نے بعنوان "شاہ عبدالعلیم صدیقی کی سیاسی و دینی خدمات" پر تحقیق کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکی ہیں۔

تبلیغی اسفار مع تبلیغی خدمات:

مولانا عبدالعلیم صدیقی دینی و تبلیغی پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے مختلف ممالک کا سفر کیا، آپ کے تبلیغی اسفار کا سلسلہ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۵۴ء تک تقریباً ۳۵، ۳۶ سال تک محیط ہے، آپ نے سفر کی ابتداء اندرونِ ملک طول و عرض میں سفر کیا، آپ کا پہلا سفر ۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۵ء میں ریاستِ بھوپال، سورت، ممبئ، دمن (گجرات) تھا، اس کے

---

[9] Dabdaba e Sikandari (Newspaper), Rampur: 5 octobor, 1995,

[10] Qadri, Abdul Hakeem Sharf, Tazkira e Akabir Ahelsunnat, Lahore: Maktaba Qadriya 1983, p 241

[11] Bastavi, Muhammad Idress, Mubaligh e Islam Ki Siyasi Baseerat, Peyam e Haram ka Mubaligh e Islam Number, Jamda shahi Basti: Marach 2015, p 330

بعد بیرون ملک میں پہلے برمااور رنگون کا تبلیغی سفر کیا۔[12] آپ کے تبلیغی اسفار کے بارے میں مولانا عبدالحامد بدایونی لکھتے ہیں: دنیا کی مختلف زبانوں کے ماہر تھے اور مذاہب عالم اور علوم جدیدہ پر آپ کی نظر وسیع تھی ایک جامع مبلغ اسلام میں جو صفات ہونی چاہئیں وہ بدرجہ اتم موجود تھیں، اس لیے آپ نے دنیا کے ہر حصہ میں پہنچ کر تبلیغ واشاعت کا ٹھوس کام کیا۔ ۱۹۲۸ سے ۱۹۳۹ تک آپ کا طویل عرصہ سیلون، برما، ملایا، انڈونیشیا، ماریشس، مشرقی افریقہ، برطانوی مشرقی افریقہ جنوبی افریقہ، فرانسیسی ہند، چین، جاپان میں صرف فرمایا۔[13]

آپ تبلیغ کے سلسلے میں آمریکا، افریقا، برطانیہ، انڈونیشیا، سنگاپور، ملایا، چین، جاپان، کینیڈا، سیلون، ٹرنی ڈاڈ اور فلپائن گئے اور دینِ اسلام کی قولاً وعملاً تبلیغ شروع کی جو آخری دور تک جاری رہی۔ ہر ملک میں مساجد، مدرسے اور مشن قائم کیے اور ماہنامے اور ہفت روزے جاری کئے۔ سنگاپور سلطان مسجد کا دارالعلوم، جاپان مسجد ٹوکیو، کولمبو کی مسجد حنفیہ، نائیجیریا کا اسلامی کتب خانہ، مشن اور مسجد آپ کی مخلصانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جن میں The Muslim Digest ،(سنگاپور) Real Islam اور Genuine Islam (ڈربن)، Trinidad Muslim Annual (ٹرینیڈاڈ) اور Star of Islam (کولمبو) شامل ہیں۔ نیز ملایا میں جناب ابراہیم الساگوف کے تاون سے عربی یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی۔[14]

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنے لیکچرز کے ذریعے انڈونیشیا میں لوگوں میں الحاد پھیلانے کی کوشش کی تو آپ نے ٹیگور الحادی لیکچروں کا توڑ کیا اور انڈونیشیا میں سب سے بڑی اسلامی تنظیم جمعیۃ المحمدیہ کے پلیٹ فارم سے عیسائیوں اور قادیانیوں کے خلافت اسلام کی حفاظت کی۔ ہانگ کانگ، ٹوکیو، اوساکا، کوپ میں مختلف موضوع پر تقاریر کیں جس سے بڑی تعداد میں تعلیم یافتہ افراد نے اسلام قبول کیا۔ جامعۂ ازہر میں اسلامی مبلغین کی تیاری کے لیے طلبہ کا وفد روانہ کیا۔[15] ۹ جون کی صبح مسز اساڈا اور مسٹر اساڈا سے دینی گفتگو شروع کر کے انہیں حلقہ بگوشِ اسلام کیا۔[16] اپریل ۱۹۳۵ء جنوبی افریقہ کے معروف شہر ممباسا میں جارج برنارڈ شا سے آپ نے علمی مکالمہ کیا، آپ نے

[12] Misbahai, Dr Ghulam Yahya, Pher in charaghon mein roshani na rahi, Peyam e Haram ka Mubaligh e Islam Number, Jamda shahi Basti: Marach 2015, p 62
[13] Badayuni, Abdul Hamid, Mubaligh e Islam, Jesa mein ny dekha, Jang (newspaper) Karachi: 13 August 1954,
[14] Mujahid, Haji Ahmed, Hazrat Shah Abdul Aleem Siddiqui, Mujjala Minara e Noor, (Karachi: Halqa e Qadriya Aleemiya 1980), p 31
[15] Ibid, p.31
[16] Alfaqeeh (weekly), Amartasr: 28 June, 1932, p 10

برنارڈشا کے مختلف سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے کر دنیا کے عظیم فلسفی کو متاثر کر دیا۔ آپ نے اسلام اور ردِ عیسائیت کے اصولوں کا تقابلی جائزہ، تاریخ، سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں اس طرح بیان کیا کہ برنارڈشا کو اسلام کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کہنا پڑا کہ "آئندہ سو سال بعد دنیا کے پڑھے لکھے افراد کا مذہب اسلام ہو گا۔ [17]

سفیر اسلام عبدالعلیم صدیقی نے اسلام کے آفاقی پیغام کو عام کرنے کے لیے ہر محاذ پر توجہ دی، الحاد اور مذہبی ہم آہنگی کے لیے آپ ۱۹۴۹ء میں سنگاپور میں تنظیم بین المذاہب کے نام سے ایک ادارہ کی بنیاد ڈالی اور تمام دنیا کے عیسائی، یہودی، بدھ مت اور سکھ مذاہب کے پیشواؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے لادینیت والحاد کا قلع قمع کرنے کی اپیل کی۔ تمام مذاہب کے رہنماؤں کی اس مشترکہ کانفرنس میں آپ کو "His Exalted Eminence" کا خطاب دیا گیا۔ نیز مصر میں تنظیم بین المذاہب الاسلامی کے نام سے مختلف مکاتبِ فکر کی ایک تنظیم قائم کی۔ [18]

سفیر اسلام عبدالعلیم صدیقیؒ ۱۹۴۹ء مولانا فضل الرحمن انصاری کے ساتھ پانچ براعظموں کے ممالک کا دورہ کیا، ان ممالک میں مشرقِ وسطیٰ، یورپ، افریقہ، شمالی اور جنوبی امریکہ کے ممالک شامل ہیں۔ چنانچہ ایشیا کے ممالک میں حرمین شریفین سمیت حجاز مقدس کے مختلف علاقے، اُردن، شام، عراق، ملائشیا، انڈونیشیا، فلپائن، سری لنکا، اور جاپان، یورپ کے ممالک میں فرانس، برطانیہ اور اٹلی۔ افریقہ کے ممالک میں مصر، جبکہ جنوبی و شمالی امریکا کے ممالک میں کینیڈا، ٹرینڈاڈ و ٹوبیگو، برٹش گیانا اور سرینام وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ان ممالک میں تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوتِ اسلام دی اور ہر زبان میں اسلام کا لٹریچر شائع کیا۔ مختلف مقامات پر مساجد، مدارس اور تبلیغی ادارے قائم کیے۔ چنانچہ سنگاپور، جاپان اور نائجیریا وغیرہ ممالک میں جو مسجدیں، اسلامی کُتب خانے اور تبلیغی ادارے تعمیر ہوئے، وہ صرف آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ [19]

شاہ عبدالعلیم صدیقی دینِ فطرت اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں جا کر اسلام کی حقانیت اور روحانی فیض سے ہزاروں غیر مسلموں کو دین ایمان کی دولت سے سرفراز کیا، ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ کے ہاتھ پر پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ کی کاوشوں سے اسلام قبول کرنے والی دنیا کی چند معروف شخصیات کے نام یہ ہیں: ۱۔ برہمو سماج کے معروف مبلغ سراج النور دَت، بار ایٹ لاء ۲۔ فرانسیسی گورنر مروات، ۳۔

---

[17] Siddiqui, Abdul Aleem, George Bernard Shaw sy Mukalima, (Tabrukat Alami Mubaligh e Islam) Gujranwala: Owaisi book stall, p 471

[18] Aleemi, Hamid Ali, Khutbat e Mulana Ansari, Karachi: Tahqeeq o Nashriyati Islami 1433 Ah, p 38, 40

[19] Ansari, Fazal ur Rahman, A New Muslim World in the Making, (Karachi: Alami Jameet Tableegh e Islam 2018), p 8

پروفیسر ایف کنگس بری، ۴۔ مسٹر عبد اللہ ڈبلیو جے بیک مین، ۵۔ احمد وائی اینیڈو سگاڈو، ۶۔ احمد کلیفورڈ جیمس، ۷۔ فاطمہ ناسیسس جور جینا، ۸۔ ایلزبتھ صادق فرینک، ۹۔ امینہ اینا کٹز وغیرہ معروف ہیں۔[20]

تحریری و تصنیفی خدمات کا علمی جائزہ:

مولانا عبد العلیم صدیقی نے تصنیف وتالیف پر بھی خاطر خواہ توجہ دی اور کچھ اہم موضوعات پر خامہ فرسائی فرما کر چند قابل فخر تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے، جنہیں میں سے بعض کتب کا تجزیاتی مطالعہ پیش خدمت ہے۔

احکام رمضان المبارک:

رمضان المبارک کی فضیلت اور مسائل روزہ اور عید پر مشتمل یہ کتاب آپ نے رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ میں ضبط تحریر کی۔ اس میں رمضان المبارک کی برکات کے ساتھ ساتھ روزوں کی جسمانی اور روحانی حکمتوں کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے، اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مضبوط دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ آپ نے اسے تین دن کی چند ساعتوں میں قلم بند کیا، یہ کتاب ان متنوع موضوعات کا احاطہ کئے ہوئے ہے: رمضان المبارک کا مہینہ یعنی: روحانی موسم بہار، روزہ نہ رکھنے کے عُذر یا رخصت، روزہ کا اثر صحت پر، وزہ کا اثر جماعت پر اخلاقی روزہ، نمازِ تراویح، نمازِ عید کی ترکیب اور ضروری مسائل، خود اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "یہ مسائل نہ بہت مفصل نہ بالکل مجمل، ان شاء اللہ تعالیٰ ضروریات کے لیے کافی ہیں اور حاجات کے لیے وافی۔۔۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کا صدقہ قبول فرمائے"۔[21] یہ کتاب بھی مطبوعہ ہو چکی ہے۔

ذکرِ حبیب:

میلاد شریف کے موضوع بر صغیر میں کثیر کتب تحریر کی گئیں ہیں، مولانا عبد العلیم صدیقی نے بھی اس موضوع پر عمدہ طبع آزمائی فرمائی ہے، اس کتاب کی زبان سہل، سادہ، عام فہم اور انتہائی شگفتہ بھری ہے، زور بیان اور سلاست و روانی سمیت پر شکوہ الفاظ کا انتخاب کتاب کے حسن کو خوب نکھارا ہے، نیز انداز نگارش میں عقیدت کی خوشبو اور عشق رسالت کی مہک نے کتاب کی اہمیت خوب تر کی ہے، اس کتاب کو دیگر شعراء کے ساتھ ساتھ اپنے حمدیہ ونعتیہ کلام سے مزین کر کے اس کی اہمیت کو مزید چار چاند لگا دیے ہیں۔ یہ کتاب تحریر کرنے کی حاجت کیوں پیش آئی، اس حوالے

---

[20] Khalil Ahmed Rana, Mubligh e Islam Allama Shah Abdul Aleem Siddiqui Qadri, (Karachi: World Islamic mission, 1994), p 14

[21] Siddiqui, Abdul Aleem, Ahkam e Ramzan, (Tabrukat Alami Mubaligh e Islam) Gujranwala: Owaisi book stall, p 202

سے آپ رقم طراز ہیں: جن دیار و اَمصار میں زبان عربی لغت خواص و عوام مولد برزنجی و شرف الانام مقبول و معمولِ خاص و عام رہے اور ہیں، اسی سنّت متقدمین پر اردو داں متاخرین بھی مائل ہوئے اور اردو زبان میں ذکرِ میلاد کے مختلف رسائل ترتیب دیے: ''سُرُوْرُ الْقُلُوْبِ فِیْ ذِکْرِ الْمَحْبُوْب''اس باب میں ایک مبسوط و معتبر و مستند کتاب، مگر اب کم یاب، تواریخِ حبیب الٰہ راحت القلوب، بہارِ جنّت، گلستانِ لطافت، بھی علماءِ معتمد کی تالیفات اور صحیح الروایات مگر قلیل الاشاعت جن رسائل کی طباعت بکثرت ہوئی اور ہورہی ہے، ان میں اکثر رطب و یابس کا مجموعہ، ضعیف روایات کیسی جابہ جا موضوعات، نعت نگاری کے لیے بھی بعض قلم اس انداز میں اٹھے کہ کہیں محبوبِ حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم سے عامیانہ و سوقیانہ انداز میں تخاطب۔ کہیں منصبِ نبوت والوہیت میں وحدت، نہ آداب کی رعایت نہ الفاظ میں تناسب، ایسی کُتب کے مطالعہ سے شرعًا اجتناب واجب اور بہتر نمونہ پیش کرتے ہوئے اصلاح ودرستی، ہر خادمِ دین کا فرضِ منصبی، نظرِ بریں حالات کئی بار احباب کا اصرار ہوا کہ ضرورتِ وقت کے مطابق آسان و سلیس زبان میں اس موضوع پر لکھا جائے تاکہ وہ اہلِ محبت جو میلاد خوانی کی سعادت پائیں، اس تالیف کو اپنا معمول بنائیں اور اس صورت سے تبلیغِ دین کی خدمت بجالائیں، بغیر نیتِ جلبِ منفعت جس قدر ہو سکے اس کی اشاعت کی جائے تاکہ ادنیٰ و اعلیٰ ہر ایک فائدہ پائے۔[22] دو حصوں پر مشتمل یہ کتاب آپ نے رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ میں تحریر کی، یہ کتاب اپنے احباب اور بالخصوص اپنی صاحب زادی کی فرمائش پر تحریر کی، چنانچہ لکھتے ہیں: ''چند روز ہوئے نورِ نظر لختِ جگر، دخترِ بلند اختر اَمَت السبوح سُبحیہ سَلَّمَہَا الْاَکبَر (زوجہ محمد فضل الرحمٰن انصاری) نے اصرار کیا، ان کے پڑھنے کے لیے ایک مضمون لکھوادیا''۔[23] اس کتاب کے پڑھنے سے عجیب سکون وقرار طاری ہو جاتا ہے، اور ایمان میں محبت رسول کی چاشنی پاتا ہے۔ ایک مقام پر حلیۂ مبارکہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: نورانی صورت، جسمانی مورت، موہنی طلعت، کیسی دل ربا، میانہ قد، موزوں اندام، سرخ و سپید رنگ، پیشانی کشادہ، ابرو پیوستہ، بلند بینی، سبک چہرہ، دہانہ کشادہ، دندانِ مبارک سچے موتیوں سے زیادہ چمکدار، نہ بالکل ملے جلے، نہ درمیان میں زیادہ فاصلہ، گردن اونچی، سر بڑا، سینہ کشادہ، ریش مبارک گھنی، آنکھیں سیاہ و سرمگیں، پلکیں بڑی بڑی، شانے گوشت سے بھرے ہوئے، مونڈھوں کی ہڈیاں چوڑی چکلی، سینۂ مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر، شانوں اور کلائیوں پر باریک روئیں،

---

[22] Siddiqui, Abdul Aleem, Ziker e Habib, (Tabrukat Alami Mubaligh e Islam) Gujranwala: Owaisi book stall, p 08
[23] Ibid, p.9

ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی، کلائیاں لانبی، پاؤں کی ایڑیاں نازک اور ہلکی، پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی۔ روحی و قلبی فداک یا رسول اللہ۔[24] یہ کتاب مختلف مقامات سے زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔

کتاب التصوف:

دو جلدوں پر مشتمل اس کتاب کا آپ نے 'لطائف المعارف' نام رکھا، تصوف کے موضوع پر یہ جامع کتاب ہے، اس میں سلاسلِ اربعہ یعنی قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کے اوراد و وظائف اور مشقوں کا مختصر و جامع تذکرہ ہے۔ اس کتاب کے موضوعات میں: سلوک الی اللہ، حقیقتِ روح، امراضِ قلب، تزکیۂ قلب، ضرورتِ شیخ، علمِ تصوف، سلوکِ نقشبندیہ مجددیہ، سلوکِ قادریہ، ترتیب سلوکِ سہروردیہ، سلوک حضراتِ چشت اہلِ بہشت، اتحادِ مذاہب وحدتِ تصوف وغیرہ شامل ہیں، اس کتاب میں نئی نسل کے تصوف و روحانیت پر اعتراضات کے مختصر و جامع جوابات بھی مرقوم ہیں، اس کتاب کی دو جلدیں تھیں، مگر دوسری جلد مفقود ہو چکی ہے، مولف دوسری جلد کے حوالے سے رقم طراز ہیں: اس کتاب (حصہ اول) میں چوں کہ تصوّف کے محض علمی شعبے سے بحث کی جارہی ہے، اس لیے کہ اس عمل سے اس علمِ مقدّس کے فہم کی استعداد پیدا ہو جائے اور وہ مدرکۂ حقیقی بیدار ہو جائے جو حقایق کا ادراک کر سکے اور اصول کی تہ کو پا سکے۔ نظریات اور اصولِ تصوّف یعنی اس فنِّ مبارک کا علمی شعبہ بحولِ اللہ و قولہٖ اِنْ شَآءَاللہ تعالیٰ آپ کو دوسری جلد میں بالتّفصیل ملے گا"۔ نیز اسی حصہ اول کے ص ۱۵۹ پر ارشاد فرماتے ہیں: یہاں فقط تخیل پر اثر ہے اور وہاں انقلابِ مادّیت۔ یہ کیوں کر؟ اِنْ شَآءَاللہ رَبِّی، اسی کتاب کی دوسری جلد میں پڑھ لینا، بہت آسانی سے سمجھ میں آجائے گا، عملی نقطۂ نظر سے تو کر کے دیکھو، پتہ چل جائے گا اور نظریات کو سمجھنا چاہتے ہو، فلسفیانہ رنگ میں مطالعہ کرنا چاہتے ہو تو جلد دوم کو دیکھو، وہاں علمی حصّہ میں یہ سب کچھ آجائے گا۔[25] افسوس دوسری جلد کا مسودہ ابھی تک مفقود ہے، باقی پہلا حصہ مختلف مقامات سے طبع ہو چکا ہے، یہ کتاب سیّد محمد جیلانی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی (انڈیا) کی تقریظ اور ڈاکٹر محمد فضل الرحمن انصاری کے "پیش لفظ" سے ڈاکٹر حامد علیمی اپنے رسائل میں طبع کر چکے ہیں۔ نیز الہدیٰ پبلیکیشنز، دریا گنج، نئی دہلی سے ۲۰۰۷ میں یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

---

[24] Ibid, p.157

[25] Siddiqui, Abdul Aleem, Kitab Tasawuf, Karachi: World federation of Islamic Mission 1994), p 43, 44

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 125- 139
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar6

بہارِ شباب:

یہ نوجوانوں کے نام ایک محبت بھرا پیغام ہے، اس میں اُن کی تربیت اور نصیحت کا سامان ہے۔ یہ کتاب ان عنوانات پر جامع انداز سے تالیف کی گئی ہے، شباب یا جوانی انسانی جوڑے اور قدرت، مرد اور عورت کے درمیان قانونی رشتے کی ضرورت، نکاح کی صورت اور حقوقِ مرد و عورت، زنا کی حد اور اُس کا فلسفہ، زنا پر حد یا دنیوی سزا، جوانوں کے نام محبت کا پیغام، خلافِ فطرت صورتیں، اس کتاب میں مبلغِ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی اس پوری کتاب میں ایک مخلص ناصح کی حیثیت سے مسلمانوں سے ہم کلام ہوئے ہیں۔ جس نے اِس نصیحت کو صدقِ دل سے قبول کیا، وہ ضرور اپنے اندر ایک بہتر تبدیلی محسوس کرے گا، نیز اس کتاب کی تعلیمات معاشرے میں موجود زنا وبدکاری اور بے راہ روی کے اِنسداد میں مدد ومعاون ثابت ہوں گی، ضرورت صرف اور صرف ''عمل'' کی ہے، آخر میں رب کریم کی بارگاہ میں ملتجی ہیں: یاالٰہی! رحم فرما، ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے، شعور دے کہ وہ اپنے بھلے بُرے کو سمجھیں۔ خداوند! انھیں ایمان دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین اور مذہب کو جانیں، اس کے احکام کو پہچانیں، تیری مرضی کے مطابق چلیں اور تیری رضامندی کی طلب میں مریں۔[26] یہ کتاب کئی بار مختلف مقامات سے طبع ہو چکی ہے۔

مرزائی حقیقت کا اظہار (تین حصے):

مبلغِ اسلام اپنے دورۂ جنوبی افریقہ کے موقع پر ایک اشتہار بنام ''حقیقت کا اظہار'' کے جواب میں یہ کتاب قلمبند کی تھی۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اُس کی جماعت کا چہرہ سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے بے نقاب کیا ہے۔ مبلغ اسلام یہ کتاب لکھنے کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک اشتہار بعنوان ''حقیقت کا اظہار'' نظر سے گزرا، اگرچہ ایسی بے سروپا عامیانہ تحریر کے جواب کی نہ مجھے فرصت، نہ حقیقتاً اس کی کوئی اشد ضرورت، مگر محض بدیں نیّت کہ مبادا کوئی سادہ لوح اس تحریر کے سبب غلط فہمی کا شکار ہو جائے، امرِ واقعہ کے اظہار کی ضرورت ہوئی۔ مشتہر صاحب وہی بزرگ ہیں جنھوں نے 'روز ہل سینما' کے مرزائی جلسے میں یہ بیان فرمایا تھا کہ انھوں نے میرے نام کوئی خط لکھا ہے، جس میں مجھ کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔[27] مزید لکھتے ہیں: برادرِ دینی و یقینی شیخ عبد الرحیم صاحب کے مکان پر (جو اس سلسلے میں مع اپنے بڑے قبیلے کے مرزائیت سے تائب ہوئے ہیں) میں نے اپنے دورانِ وعظ میں

---

[26] Siddiqui, Abdul Aleem, Bahar e Shabab, (Tabrukat Alami Mubaligh e Islam) Gujranwala: Owaisi book stall, p 202
[27] Siddiqui, Abdul Aleem, Mirzai Haqeeqat Ka Izhar, (Dehli: Muslim press 1969), p 2

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 125- 139
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar6

اس کل مضمون ورقعہ کا اظہار کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اب میں عنقریب اس جزیرے سے روانہ ہونے والا ہوں، مزید اتمامِ حجت کے لیے تمام مرزائیوں کو یہ سنا دینا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے حافظ صاحب اپنے اعلان کے مطابق مجھ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں، تو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر وہ موعودہ خط میرے پاس بھیجیں اور مناظرہ کرلیں، ورنہ ان کے اس جھوٹ کا سب پر اظہار اور ان کا مناظرے سے فرار عالم آشکار ہو جائے گا۔ میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ مرزائی احاطے کی دیوار کے پیچھے سے کسی پردہ نشیں نے یہ بانگِ بے ہنگام بلند کی کہ آپ جو کہہ رہے ہیں لکھ کر ہمارے پاس بھیج دیں، تب ہم شرائطِ مناظرہ وغیرہ سب لکھ بھیجیں گے۔ میں نے اس کے جواب میں فوراً للکار کر کہا کہ یہ پردے کے پیچھے کون بولتا ہے؟ جس کو بولنا ہے سامنے آئے اور تمیز کے ساتھ جو بات کہنی ہو کہے۔ میری اس للکار کے بعد وہ آواز بند ہو گئی۔ بعض تجربہ کار احباب نے بعدِ جلسہ بتایا کہ وہ آواز حافظ صاحب موصوف ہی کی تھی، پھر میں نے صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں محبت کے ساتھ دینِ حق کی تبلیغ کر رہا ہوں؛ مجھے ضرورت نہیں کہ کسی کو مناظرے کا چیلنج دوں۔ ہاں، اگر کوئی مجھ سے مناظرہ کرنا چاہے، تو میں بسر و چشم اس کے لیے تیار ہوں، اگر مرزائیوں کو تحریری چیلنج دوں، تو مجھے چاہیے عیسائی، بڈھسٹ، سناتنی، آریہ، سب کو ایسی ہی تحریر بھیجوں، ورنہ ان کو باتیں بنانے کا موقع ملے گا۔ اس کے بعد میں چوبیس گھنٹے تک مرزائی حافظ صاحب کی تحریر کا منتظر رہا، لیکن چوبیس گھنٹے کجا، آج تک نہ وہ خط ہے، نہ اس کی کوئی خبر۔[28] یہ کتاب خلیفہ اعلی حضرت، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی علمی تقریظ کے ساتھ مختلف مطابع سے شائع ہو چکی ہے۔

انسانی مسائل کا حل:

یہ مختصر اور جامع رسالہ پروفیسر محمد حسین آسی کے ترجمے سے ورلڈ اسلامک مشن کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

تبلیغ اسلام کے اصول اور فلسفہ:

قرآن، حدیث، فقہ، سیرت، فلسفہ، منطق اور سائنس میں مبلغ اسلام کی مہارت تامہ عیاں ہوتی ہے، یہ رسالہ در حقیقت مولانا عبدالعلیم صدیقی کی تقریر کا خلاصہ تھا، جو کہ انگلش میں How to preach Islam کے نام سے شائع ہوا تھا پھر اس کا اردو ترجمہ خورشید احمد سعیدی نے کیا، اور ہند و پاکستان سے طبع ہو چکا ہے۔

اسلام کے اصول:

یہ کتاب انگلش میں مولانا عبدالعلیم صدیقی کی تقریر ہے، جس کا اردو ترجمہ محمد حسین آسی ہے۔ یہ رسالہ

[28] Ibid, p.2

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 125- 139
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar6

Princples of Islam کے نام سے بھی انگلش میں طبع ہو چکا ہے۔

سائنس کے فروغ میں مسلمانوں کا حصہ:

یہ مقالہ آپ نے انگریزی میں بعنوان The cultivation of science by the Muslim کے تحریر کیا، اس کو اردو کے قالب میں رضا فاروقی نے ڈال کر طبع کرایا تھا۔

شاہ عبدالعلیم صدیقی اور جارج برنارڈ شا:

یہ رسالہ اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر آپ کا مشہور انگلش فلاسفر ڈاکٹر جارج برنارڈ شا سے مکالمے کا خلاصہ ہے، یہ رسالہ A Shavian and a theologian کے نام سے انٹرنیشنل اسلامک مشنیریز گلڈ (جنوبی افریقہ) سے طبع ہو چکا ہے، سید طارق علی نے اسے کا اردو ترجمہ کیا جو کہ کراچی سے ۱۹۶۷ میں طبع ہوا تھا۔

کمیونزم کا توڑ:

یہ رسالہ بھی آپ کی تقریر کا خلاصہ تھا، How to face comunizm کے نام سے انگلش میں طبع ہوا تھا، اس کا اردو ترجمہ تاج الدین لون قادری نے کیا، اس رسالے میں آپ نے کمیونزم کی بنیاد پر لامذہبیت اور لادینیت کا رد کیا تھا۔

اس کے علاوہ مولانا عبدالعلیم صدیقی کے یہ رسالے عربی میں طبع ہو چکے ہیں: البیان، عربی (مطبوعہ)، الفتاویٰ والنصوص فی بیان الضرائب والمکوس (مطبوعہ)، المراۃ القادیانیہ، ضرائب الحج۔

نیز انگریزی میں شائع ہونے والے رسالوں کے نام یہ ہیں:

- A Short Catechism of Islam
- Elementary Teaching of Islam (Hanafi)
- Elementary Teaching of Islam (Shafa'ī)
- Spiritual Culture in Islam
- History of the Codification of Islamic Law
- Forgotten Path of Knowledge
- Women and Their Status in Islam

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 2 || July-December 2023 || P. 125- 139
https://doi.org/10.29370/siarj/issue17urduar6

- Islam's Answer to the Challenge of Communism
- The Meaning of Worship
- The Islamic Ideal
- The Universal Religion
- Quest for True Happiness
- The Universal Teacher
- How to become a Missionary of Islam[29]

خلاصہ کلام:

دنیائے اسلام میں مختلف ادوار میں عالی رتبہ اہل علم، مبلغ آتے رہے ہیں جن کی کاوشوں سے اسلام کی آفاقی تعلیمات وابدی پیغام سے دنیا مستفیض ہوتی رہی ہے۔ان برگزیدہ وعالی رتبہ گروہ میں سے عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی بھی ایک ہیں۔آپ عالم اسلام کی جلیل القدر ہمہ جہت شخصیت تھے۔آپ دینی و دنیوی علوم میں کمال بصیرت رکھتے تھے،آپ کے لائق تقلید کارناموں پر ارباب علم و فکر نے مختلف مقامات پر روشنی ڈالی ہے، نیزان کی وقیع علمی و تبلیغی خدمات کاایک زمانہ معترف ہے، شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی کا تبلیغی دوروں کے سلسلے میں پوری دنیا جاتے رہتے تھے۔آپ نے امریکہ، فرانس، انگلستان، اٹلی، کینیڈا، ہالینڈ، جرمنی، اسپین، سنگاپور، فلپائن، جاپان، تھائی لینڈ، ملیشیا، انڈونیشیا، سعودی عرب، شام، مصر، اردن، فلسطین اور عراق، وغیرہ ممالک کے تبلیغی اسفار کئے، جہاں متعدد انٹرنیشنل کانفرنسز، ریلجیس پروگرامز اور دینی میٹنگز اور علمی مباحثوں میں بنفس نفیس شریک ہو کر اسلام کی حقانیت کو عیاں کرتے رہے، دنیا کے مختلف مذاہب کے کے اسکالرز، رہنمائوں اور پیروکاروں سے بھی مکالمہ کرتے رہے۔ پاپائے روم، برناڈ شاہ سمیت دنیا کے مختلف بڑے بڑے اسکالرز سے آپ نے علمی مباحثے کر کے انہیں اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا۔ مولانا عبدالعلیم صدیقی نے تبلیغِ اسلام کے ساتھ ساتھ تحریری میدان میں بھی گراں

---

[29] Peyam, Mehtab, Mubaligh e Islam Ka Usloob e Nigarish, Peyam e Haram ka Mubaligh e Islam Number, Jamda shahi Basti: Marach 2015, p 551 & 62

قدر خدمات پیش کیں، اس مقالے میں مختصر سوانح حیات کے ساتھ ساتھ ان کی علمی و تبلیغی خدمات سمیت ان کی تحریری خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے، نیز ضرورت اس امر کی ہے مولانا عبدالعلیم صدیقی کی طرح ہمیں بھی دینی ودنیوی تعلیمات میں مہارت حاصل کر کے دین اسلام کے پیغام سے پوری دنیا کو روشناس کرانا چاہیئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)